ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3 2024

میر تقی میر کا مرغوب پرندہ ''بلبل'' : تحقیقی و تنقیدی جائزہ

Dr. Ghulam Yasin
Assistant Professor, Lahore Leads University, Lahore
Dr, Saima Aslam
Assistant Professor, Lahore Leads University, Lahore
Dr.Usmania Sultana

Abstract:

There are many symbols found in the poetry of "Khudaye Sukhan "Mir Taqi Mir, in which his poetic system is organized. Among these poetic symbols, there is also the symbol of the "Bulbul". Bulbul" is used in Urdu poetry as a pleasant bird as well as in the meaning of beloved. Mir's uniqueness is that this bird is also a symbol of our cultural and civilizational heritage. In Mir's poetry, such words as "Tayr", "Murgh", "Andalib" are used frequently There colours are present in the long era of Urdu poetry. There is a tradition which has been immortalized by Mir Taqi Mir in his poetry. This analysis has been presented in the article.

Key Words:

بلبل، عندلیب، مرغِ چمن، مرغِ اسیر ، مرغِ قفس، مرغِ گرفتارِ چمن، طائرِ گلستاں، طائر گلشن، مرغِ خوش نوا، طائرِ گلزار، مرغِ گلزار، مرغِ خوش زمزمہ

مقالہ:

''بلبل'' ایران سے تعلق رکھنے والا ایک خوش آواز پرندہ ہے، جس کی جمع بلابل ہے۔ ''فیروز اللغات'' میں ''بلبل'' کے معانی ان الفاظ میں درج ہیں:

''بلبل (بُل۔بُل) [ف۔ا۔مذ ومث] عندلیب۔ ایک نہایت خوش آواز پرند۔ ہزار داستان۔''(1)

بحرین کا قومی پرندہ ''بلبل'' برصغیر کے شمالی علاقہ جات میں '' جمالی بلبل'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ سر سیاہ اور رخسار سفید ہونے کے باعث ''سفید رخساری بلبل'' بھی کہلاتا ہے۔ کم سنی میں پالنے سے یہ انسانوں سے مانوس ہو جاتا ہے۔ یہ افغانستان، بھوٹان، نیپال، پاکستان اور تاجکستان میں بھی بہ کثرت مل جاتا ہے۔ پشت اور پروں کا رنگ بھورا، دم (پونچھ) کالی اور ہلکی بھوری، دھڑ سفید جب کہ دھڑ کا نچلا اور پونچھ کا اندرونی حصہ بسنتی رنگ کا حامل ہوتا ہے۔ پنجوں کا رنگ سرمئی ہوتا ہے۔ نر اور مادہ میں رنگوں کی یکسانیت ان میں آسانی سے تفریق کرنے میں مانع رہتی ہے ۔

'' ہمالی بلبل'' تقریباً 18 سنٹی میٹر لمبا اور 5. 25 تا 28 سنٹی میٹر چوڑا ہوتا ہے۔ اس کا اوسط وزن 30 گرام ہوتا ہے۔(2) فارسی زبان میں ''بلبل'' کو ''ہزار'' یا ''ہزار داستاں'' کا نام بی دیا جاتا ہے۔ اردو زبان میں ''بلبل'' کے لیے ''بلبل''، ''عندلیب''، "مرغِ چمن''، ''مرغِ اسیر''، ''مرغِ قفس''، ''مرغِ گرفتارِ چمن''، ''طائرِ گلستاں''، '' طائر گلشن''، ''مرغِ خوش نوا، "طائرِ گلزار، مرغِ گلزار''، ''مرغِ خوش زمزمہ'' یا اس سے ملتی جلتی تراکیب استعمال ہوتی ہیں۔ ''کلیاتِ میر'' میں مذکورہ بالا تمام تر تراکیب اسی ایک ''بلبل'' نامی پرندے کے لیے مستعمل ہیں۔ زیر نظر مقالہ ''بلبل'' اور اس سے وابستہ تراکیب کے تحقیقی و تنقیدی مطالعہ پر مشتمل ہے۔ میر کی شاعری میں طائر خوش زمزمہ کے لیے ''بلبل'' کا لفظ سب سے زیادہ استعمال ہوا ہے۔ دیگر نام نسبتاً کم استعمال ہوئے ہیں۔

درج ذیل شعر میں موسم گل کو ''صفیر بلبل''، یعنی بلبل کی آواز سے تعبیر کیا گیا ہے:

یک نگہ کو وفا نہ کی گویا
موسم گل صفیر بلبل تھا (3)

میر کی ایک مکمل غزل میں ''بلبل'' کا ذکر ہے جس کا مطلع اور مقطع حسبِ ذیل ہے:

گل کی وفا بھی جانی دیکھی وفائے بلبل
یک مُشت پر پڑے ہیں گلشن میں جائے بلبل
یہ دل خراش نالے ہر شب کے میر تیرے
کر دیں بے نمک ہی شور نوائے بلبل (4)

میرؔ کا اپنے کلام میں "بلبل"، "آشیانہ بلبل"، "نالہ ٔبلبل"، "بلبل خوش لہجہ"، "فریاد بلبل"، "چشم بلبل"، "مرگ بلبل"، اور "بلبلِ خوش زباں" جیسی تراکیب کی پیش کش کا انداز نہایت خوب صورت ہے:

گل بار کرے ہے گا اسباب سفر شاید
غنچے کی طرح بلبل دل گیر نظر آئی (5)

مذکورہ بالا شعر میں "گل" کے اسبابِ سفر بار کرنے کے سبب غنچہ و بلبل کو اس انداز سے دل گیر دکھایا گیا ہے کہ چلتی پھرتی تصویر ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ یہ مرقع نگاری کی ایک عمدہ مثال ہے۔

آیا نہ آشیانۂ بلبل میں کام بھی
مجھ سا تو خار باغ میں بے کار کون ہے (6)

مندرجہ بالا شعر خارجیت کے عکاس الفاظ کے استعمال کے باوجود میرؔ کی داخلیت کا پرتو لیے ہوئے ہے اور اس شعر میں "باغ" کے متعلقات "آشیانۂ بلبل" اور "خار" کی پیش کش کے باعث صنعتِ مراعاۃ النظیر کا استعمال بھی کیا ہے۔

نالۂ بلبلِ بے دل ہے پریشان بہت
موسم گل نے مگر رخت سفر بار کیا (7)
بلبل خوش لہجہ کے جانے پہ گو غوغائیاں
طرح غوغا کی چمن میں ڈالیں پر کیا اعتبار (8)
پریشان کر گئی فریاد بلبل
کسو سے دل ہمارا پھر لگا تھا (9)
وقت وہ ہے کہ زبس شوق سے چشمِ بلبل
خوبی دل کش دیکھنے کو ہوا حوال (1 0)
خوشا مرگ بلبل کہ سائے میں گل کے
کہیں مشت پر ہے کہیں آشیاں ہے (11)

شعرِ مذکور میں "مرگِ بلبل" کے متعلقات کا اہتمام کرتے ہوئے "سائے"، "گل"، "مشتِ پر" اور "آشیاں" کا ذکر کیا گیا ہے:

کھڑے لوگ محو تماشا تھے واں
کہ کہنے لگی بلبلِ خوش زبان (1 2)

میرؔ کے کلام میں "عندلیب" اور اس وابستہ دیگر تراکیب، جیسے: "نالہ عندلیب"، "دعوای عندلیب"، "مانند عندلیب"، "آواز عندلیب"، "نوائے خوش عندلیب" اور "عندلیب چمن" کو نہایت خوب صورت انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ نمونے کے طور پر اشعار دیکھیے:

عشق کا شور کوئی چھپتا ہے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3 2024

نالۂ عندلیب ہے گل بانگ (13)
اللہ رے عندلیب کی آوازِ دل خراش
جی ہی نکل گیا جو کہا ان نے ہائے گل (14)
جیتے ہیں تو دکھاویں گے دعوای عندلیب
گل بن خزاں میں اب کی وہ بہتی ہے مر کہ ہم (1 5)
گر ذوق سیر ہے تو آوارہ اس چمن میں
مانند عندلیب گم کردہ آشیاں ہو (16)
اپنا جی بھی امیر تھا آوازِ عندلیب
دل میں چبھا کی رات کو جوں نوک خار کی (17)
بوئے گل و نوائے خوش عندلیب میر
آئی چلی گئی یہی کچھ تھی وفائے گل (1 8)
جو آمد ہو گی اس کی نصیب چمن
کرے ترک گل عندلیب چمن (1 9)

میر کے ہاں ''مرغ چمن''کی ترکیب کے حوالے سے دو اشعار ملاحظہ کیجیے:

اے مرغ چمن صبح ہوئی زمزمہ سر کر
دم کھینچ تہِ دل سے کوئی ٹکڑے جگر کر (2 0)
نہ مرغ چمن ہی ہے نالاں و زار
گئے داغ کسار سے لالہ زار (2 1)

کلامِ میر میں "طائر گلزار"، "مرغ گلزار" جیسی تراکیب سے بھی بلبل'' ہی مراد لیا گیا ہے:

شور سے طائرِ گلزار کے بیزار ہیں ہم
دل اٹھاتا نہیں اپنا کہ گرفتار ہیں ہم(2 2)
آئی ہے بہار مرغِ گلزار
کرتا ہے نوائے سینہ افگار(3 2)

کلیات میر" میں "طائر گلستاں''، " مرغ گلستاں''،''طائرِ گلشن''،''مرغِ گلشن''اور''مرغانِ گلشن''جیسی تراکیب کا بر محل استعمال ہوا ہے۔ نمونے کے طور پر وہ اشعار ملاحظہ کیجیے جن میں صنائع وبدائع کا بھی بہت اچھے انداز میں استعمال کیا گیا ہے:

گلشن سے لے قفس تک آواز ایک سی ہے
کیا طائر گلستاں ہیں نالہ کش اثر سے (2 4)
درد اور آہ و نالہ کرے ہے دم سحر
یکمشت پر ہے مرغ گلستاں پہ ہائے شوق (2 5)
ہے حزیں نالیدن اس نغمہ کنبور سا

خوش نوا مرغ گلستاں زند باغاتی ہے میاں (26)
اٹھا جو باغ سے میں بید مانع تو نہ پھرا
ہزار مرغ گلستاں مجھے پکار رہے (27)
دیکھ ہوا کو طائر گلشن کسی حسرت سے کہتے تھے
گل ہی چلے جاتے نہیں یاں سے چلنے کو بیٹھے ہیں ہم بھی (28)
میں تو نہیں پر اب تک مستانہ غنچے ہو کر
کہتے ہیں مرغ گلشن سب مری داستاں کو (29)

شیوہ ہے ہمارا نالہ کرنا
یاں سے کچھ سیکھ مرغ گلشن (30)
کہیں دل کی مرغانِ گلشن سے کیا
یہ بے حوصلہ ہم کو رسوا کریں (31)

''مرغانِ باغ'' سے میر تقی میر کی مراد بھی ''بلبل'' ہی ہے:

مرغانِ باغ سے نہ ہوئی میری دم کشی
نالہ کو سن کے وقت سحردم ہی کھار ہے (32)
مرغانِ باغ رہتے ہیں اب گھیرے یوں مجھے
ماتم زدوں کے حلقے میں جوں نوحہ گر رہے (33)

میرؔ نے اپنی کلیات میں "طائر خوش زمزمہ'' اور'' مرغ رنگیں نوا'' سے بھی "بلبل'' ہی مراد لیا ہے، ملاحظہ کیجیے:

طائر خوش زمزمہ کنج قفس میں ہے خموش
ے چڑیاں کریں ہیں صحن گلشن میں ہزار (34)
درختان بے برگ و بر بد نما
نہ اک شاخ پر مرغ رنگیں نوا (35)

''مرغِ اسیر'' کی ترکیب بھی اس ''بلبل'' نامی پرندے کی ترجمانی کرتی ہے جسے قید کر دیا گیا ہے:

کم نہیں ہے دل پر داغ بھی اے مرغ اسیر
گل میں کیا ہے جو ہوا ہے تو طلب گار چمن (36)

''مرغ قفس'' اور ''مرغانِ قفس" سے مراد وہ بلبل ہے جو پنجرے میں مقید ہے، صنائع وبدائع کو بھی خوب برتا گیا ہے:

کچھ ہوا ہے مرغ قفس لطف نہ جاوے اس سے
نوحہ یا نالہ ہر اک بات کا انداز ہے ایک (37)
مرغان قفس سارے تسبیح میں تھے گل کی
ہر چند کہ ہر اک کا جاگا ہو امن کا تھا (38)

مرغ گرفتار چمن'' اور ''مرگ گرفتار'' جیسی تراکیب کا خوب صورت انداز میں استعمال ملاحظہ کیجیے:

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3 2024

وے گنہ گار ہمیں ہیں کہ جنھیں کہتے ہیں
عاشق زار چمن مرغ گرفتار چمن (39)

نالہ شب آوے قفس سے تو گلی اب اس پہ نہ جا
یہی ہنکاری ہے مرغ گرفتار کے بیچ (40)

میر تقی میر نے ''بلبل'' کی ہندوائی گئی تراکیب کو اپنی کلیات میں صرف تین بار استعمال کیا ہے جو حسب ذیل ہیں:

بلبلوں نے کیا گل افشاں میر کا مرقد کیا
دور سے آیا نظر تو پھولوں کا اک ڈھیر تھا(41)

چنیں لگتی ہیں دل پر بلبلوں کے ہاتھاں تو جو
چمن میں توڑتا ہے ہر سحر کلیوں کے تئیں چٹ چٹ (42)

بلبلیں پائیز میں کہتی تھیں ہوتا کاش کے
یک مرور نگ فراری اس چمن کا آشنا (43)

زیر نظر تحقیقی وتنقیدی مقالہ سے یہ نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں کہ کلام میر میں لفظ "بلبل" جیسی اصطلاح ایک سو اٹھارہ(118) بار استعمال ہوئی ہے جو دیگر سبھی تراکیب کی نسبت سب سے زیادہ ہیں۔ دوسرے نمبر پر "مرغ چمن'' کی ترکیب چھبیس(26) بار، تیسرے نمبر پر ''عندلیب'' کی ترکیب اٹھارہ (18) بار، چوتھے نمبر پر ''مرغ گلشن'' پانچ بار، پانچویں نمبر پر'' مرغِ اسیر'' اور'' مرغ گلستان''، '' مرغ قفس''، دو دو بار مستعمل ہیں جب کہ ''مرغانِ باغ''، ''مرغان گلشن''، ''مرغ گرفتار''، ''مرغ گرفتار چمن''، ''مرغ گرفتار'' اور '' مرغان قفس'' جیسی تراکیب ایک ایک بار برتی گئی ہیں۔ جب کہ ہندوائی گئی تراکیب کی جمع "بلبلوں'' دو(2) بار اور "بلبلیں'' ایک بار استعمال ہوئی ہے۔

حوالہ وحواشی

1۔ فیروزالدین، الحاج مولوی، (2010)، فیروز اللغات، لاہور، فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، ص212
2.https://ur.wikipedia.org/wiki/
3- میر، میر تقی (1941)، کلیات میر (دیوان اول)، لکھنو، مطبع نامی منشی نول کشور، ص8
4۔ ایضاِ ص86
5۔ ایضاً، ص146
6- ایضاً، ص189
7۔ میر میر تقی (1941)، کلیات میر (دیوان دوم)، لکھنو، مطبع ھای منشی نول کشور، ص244
8- ایضاِ ص265
9- میر، میر تقی (1941)، کلیات میر (دیوان ششم)، لکھنو، مطبع نامی منشی نول کشور، ص627
10۔ ایضاً، ص722
11۔ ایضاِ ص773
12۔ ایضاً، ص871
13- میر، میر تقی (1941)، کلیات میر (دیوان اول)، لکھنو، مطبع نامی منشی نول کشور، ص85

14- ایضاً
15۔ ایضاً،ص88
16- ایضاً،ص124
17- میر،میر تقی(1941)،کلیات میر(دیوان دوم)، لکھنو، مطبع نامی منشی نول کشور،ص325
18- میر میر تقی(1941)،کلیات میر(دیوان چہارم)، لکھنو، مطبع نامی منشی نول کشور،ص4
19- میر میر تقی(1941)،کلیات میر(دیوان ششم)، لکھنو، مطبع ھای منشی نول کشور،ص945
20- میر،میر تقی(1941)،کلیات میر(دیوان سوم)، لکھنو، مطبع نامی منشی نول کشور،ص395
21- میر،میر تقی(1941)،کلیات میر(دیوان ششم)لکھنو، مطبع نامی منشی نول کشور،ص911
22- میر میر تقی(1941)،کلیات میر(دیوان چہارم)، لکھنو، مطبع نامی منشی نول کشور،ص493
23۔ میر میر تقی(1941)کلیات میر(دیوان ششم)، لکھنو، مطبع ھای منشی نول کشور،ص885
24۔ میر،میر تقی(1941)،کلیات میر(دیوان پنجم)، لکھنو، مطبع نامی منشی نول کشور،ص604
25۔ میر،میر تقی(1941)،کلیات میر(دیوان سوم)، لکھنو، مطبع نامی منشی نول کشور،ص403
26- ایضاِ،ص418
27- میر،میر تقی(1941)،کلیات میر(دیوان ششم)، لکھنو، مطبع ھای منشی نول کشور،ص665
28۔ میر میر تقی(1941)،کلیات میر(دیوان چہارم)، لکھنو، مطبع نامی منشی نول کشور،ص513
29۔ ایضاِ،ص506
30۔ میر میر تقی(1941)،کلیات میر(دیوان ششم)، لکھنو، مطبع نامی منشی نول کشور،ص713
31- امیر میر تقی(1941)،کلیات میر(دیوان چہارم)، لکھنو، مطبع نامی منشی نول کشور،ص 503
32- میر میر تقی(1941)،کلیات میر(دیوان دوم)، لکھنو، مطبع نامی منشی نول کشور،ص345
33۔ ایضاً،ص346
34۔ ایضاِ،ص265
35۔ میر میر تقی(1941)،کلیات میر(دیوان ششم)، لکھنو، مطبع نامی منشی نول کشور،ص862
36- میر میر تقی(1941)،کلیات میر(دیوان اول)، لکھنو، مطبع نامی منشی نول کشور،ص 111
37۔ایضاًص83
38۔ ایضاً،ص220
39۔ میر میر تقی(1941)،کلیات میر(دیوان اول)لکھنؤ، مطبع ھای منشی نول کشور،ص 111
40- میر،میر تقی(1941)،کلیات میر(دیوان دوم)، لکھنؤ، مطبع نامی منشی نول کشور،ص259
41۔ میر میر تقی(1941)،کلیات میر(دیوان اول)، لکھنؤ، مطبع نامی منشی نول کشور،ص 3
42۔ ایضاً،ص59
43۔ ایضاً،ص13